بدھ مت

بدھ مت ایک ہندوستانی مذہب ہے، جس کا ظہور سرزمین ہند پر پانچویں صدی قبل مسیح میں برہمنی مت کے بعد ہوا۔ آغاز میں اس کا ہدف انسانوں کو جملہ غموں اور دکھوں سے نجات دلانا تھا جو ان کے نزدیک زہد و ریاضت کے بغیر ممکن نہیں، البتہ بعد میں بدھ مت بھی مشرکانہ مذاہب کی طرح ایک مذہب بن گیا، جس کے پیروکاروں نے اس کے بانی کو معبود کا درجہ دے ڈالا۔

بدھ مت کے ظہور کا تاریخی پس منظر

گوتم بدھ کی پیدائش کے وقت ہندوستان میں آریہ تمدن کسی ایک بڑے اور وسیع علاقے پر مشتمل حکومت جنم نہیں دے سکا تھا، البتہ یہ ضرور ہے کہ اس سے بہت پہلے سے آریہ قوم کے افراد قبائلی نظام کو کسی حد تک ترقی دے کر ملک میں چھوٹی بڑی مختلف ریاستیں قائم کر چکے تھے۔ ان ریاستوں میں تقریباً نصف بادشاہتیں اور نصف جمہوریتیں تھیں۔ عقیدے کے لحاظ سے اس وقت مذہب ہمہ اوست کا نظریہ عام تھا یعنی ایک عالمگیر روح ہے جو سب میں جاری و ساری ہے۔ اس میں اور توحید میں فرق ہے۔ توحید میں خالق و مخلوق الگ الگ ہیں مگر اس میں خدا ایک عالمگیر ذات ہے، باقی سب اسی سے ہیں یا اس کا جزو ہیں اور اس میں مل جائیں گے اور اس سے علیحدہ ہستی نہیں رکھتے۔

تناسخ کا عقیدہ بھی عام تھا جو بعد میں ہندو فلسفے کا رکن ہو گیا۔ سماجی اور مذہبی اعتبار سے اس زمانے کا امتیازی مسئلہ ذات کا تھا۔ کھانے پینے اور شادی بیاہ کے معاملہ میں ذات برادری کی سدِ سکندری حائل تھی۔ علاوہ ذات کی الجھن کے علاوہ ایک بڑی مصیبت اس زمانہ میں یہ تھی کہ

برہمنوں کا زورِ تمدن ہر شعبے میں روز بروز بڑھتا جاتا تھا اور ہندوؤں کے سماجی نظامات پر وہ چھائے ہوئے تھے۔ مختلف عبادتوں، نئی نئی قسم کی پرستشوں، طرح طرح کے چڑھاؤں، منتوں اور اعمال کا ایک ایسا مسلسل تار بندھا ہوا تھا کہ اس سے چھٹکارا پانا ایسا ہی محال تھا جیسے مکڑی کے جالے سے غریب مکھی کا۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے کسی وقت بے جان رسوم اور اکتا دینے والے اعمال سے فرصت نہ تھی۔ گویا یہی مذہب تھا، یہی عبادت تھی، اور یہی معاشرت اور اس کا حاصل، اور یہی راہِ نجات تھی اور طرّہ یہ کہ دن بہ دن وہ زنجیریں اور کڑی ہوتی جاتی تھیں اور ان میں وہ نزاکتیں اور باریکیاں پیدا کی جاتی تھیں کہ مذہب وبالِ جان ہو گیا تھا۔ ان حالات میں گوتم بدھ نے آنکھیں کھولیں اور آپ کی بعثت نے ایک نئی روح پھونک دی، ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ سارے عالم میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اس نے مردہ دلوں کو شگفتہ کر دیا۔ مایوس ہونے والوں کو آس دی۔ امیر و غریب، برہمن و شودر سب کو ایک نظر سے دیکھا، مساوات اور اخوت کی صدائے عام دی اور یہی اس کی کامیابی کا بڑا راز تھا۔

بانیِ مذہب کی مختصر سوانحِ حیات

نام و نسب اور پیدائش

آپ کا اصلی نام گوتم سدھارتھ تھا۔ والد کا نام راجہ سدودھن تھا جو نیپال اور اتر پردیش سرحد پر واقع شاکیہ ریاست کے سربراہ تھے۔ آپ کی والدہ کا نام مہامایا تھا۔

۵۶۳ ق م آپ لنبنی باغ میں اس وقت پیدا ہوئے جب آپ کی والدہ شاکیوں کی راجدھانی ''کپل وستو'' سے اپنے میکہ دیودہا جا رہی تھیں۔ اس واقعہ کے ۳۱۶ سال بعد اشوک نے اس جگہ ایک پتھر کا ستون نصب کرا کے (جو آج تک موجود ہے) اس کی تاریخی حیثیت کو مستند اور مسلّم بنا دیا۔

تعلیم و تربیت

گوتم کے والد نے ان کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ کی۔ آپ نے مروجہ علوم و فنون کے ساتھ سارے مردانہ فنون سیکھے۔ خصوصاً تیراندازی جس میں انہوں نے خصوصی امتیاز پید کر لیا تھا۔

بدھ روایات کے مطابق ان کی پیدائش پر ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ اگر انہوں

نے دنیا کے مصائب کا مشاہدہ کرلیا تو تارک الدنیا ہو جائیں گے ورنہ ان کی خدمت میں دنیا کی بادشاہت ہے۔ آپ کے والد نے یہ سن کر اس بات کا بڑا اہتمام کیا کہ وہ مصائب و آلام سے آشنا بھی نہ ہو سکیں اور انھیں مختلف مشاغل اور سیر و تفریح میں اس طرح مشغول رکھا کہ ان کی توجہ مصائب کی جانب نہ جاسکے، لیکن اس عیش و عشرت کی زندگی کے باوجود ان کی طبیعت میں غور و فکر کا مادہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ ساری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود انھیں ایک مرتبہ اپنے ملازم کے ساتھ باہر جانے کا اتفاق ہوا اور یکبارگی چند ایسے واقعات پیش آئے جنہوں نے ان کی زندگی یکسر بدل دی۔

ایک دن شہزادہ ایک پر تکلف آراستہ رتھ میں سوار ہو کر شہر کی گلیوں میں گھومنے نکلا کہ اس کی نظر ایسے بوڑھے پر پڑی جو لڑکھڑاتا ہوا اپنی جھونپڑی سے نکل رہا تھا اور اس کے جسم پر چیتھڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ دیکھ کر شہزادہ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ پھر ایک مریض پر نظر پڑی جو حالتِ مرض اور شدتِ تکلیف سے بے قرار تھا۔ پھر ایک لاش دیکھی جسے گریہ و بکا میں مصروف لوگوں کی ایک بھیڑ لیے جارہی تھی۔ وہ دم بخود ہو گیا اور خاموشی کے عالم میں گھر آ کر زندگی کے معمے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اپنے دل میں اس طرح سوچنا شروع کیا۔ یہاں اس زندگی میں پیدا ہونا، بوڑھا ہونا، مرجانا اور پھر دوبارہ پیدا ہونا ہے لیکن افسوس کہ اس اذیت اور مصیبت سے فرار کی کوئی راہ نہیں ہے، بڑھاپے اور موت سے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اس کے بعد ایک تارک الدنیا فقیر پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر متانت و اطمینان کی کیفیت نمایاں تھی۔ ان واقعات نے اُن پر گہرا اثر ڈالا۔ زندگی کیا ہے؟ اس میں اس درجہ مصائب و آلام کیوں ہیں؟ ان سے نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟ ان سوالات کا تسلی بخش جواب پانے کے لیے آپ گھر سے اس رات نکل پڑے، جس رات آپ کے ہاں بیٹا ''راہل'' پیدا ہوا تھا۔ (یہ روایت للت وستر میں درج ہے جو بدھ کی سوانح ہے)

غور کیجئے! وہ بدھ جسے معبودِ اعظم کا درجہ حاصل ہے اسے ۲۹ سال کی عمر تک موت، مرض اور بڑھاپے کے اسباب معلوم نہیں تھے۔ یہاں تک کہ ان کے متعلق اپنے محافظ سے انھیں پوچھنا پڑا۔ پھر کیا ان طبعی و فطری قوانین کو توڑنا انسان کے بس میں ہے؟

گوتم بدھ کا علمی سفر

۲۹ سال کی عمر میں آپ نے سنیاس کی راہ اختیار کی۔ مسلسل چھ برس تک وہ اپنے مسئلے کے حل کی تلاش میں سرگرداں رہے اور اپنے دور کے مشہور فلسفیوں اور عالموں جیسے اُلارا کالا ما اور اُدار کا رام پتر سے کسب فیض کیا۔ جب کتابی علم ان کی جستجو کا حل پیش نہ کر سکا تو آپ نے سخت ریاضت اور نفس کشی کا طریقہ اختیار کیا اور ترکِ دنیا کی انتہا درجہ کی سختیاں جھیلیں، فاقہ کرتے کرتے آپ کا بدن ہڈیوں کا پنجر رہ گیا اور وہ مرنے کے قریب ہو گئے۔ چنانچہ اس طریقے کو ترک کر کے آپ نے غور وفکر اور مراقبے کی راہ اپنالی۔ سات دن تک مسلسل ایک پیپل کے درخت کے نیچے گھاس کا آسن بنا کر اپنے مخصوص مراقبے کے انداز میں بیٹھے رہے تا آنکہ رات کے پہلے پہر آپ کو اچانک وہ کیفیت حاصل ہوگئی جسے عرفان کہتے ہیں۔ یہ عرفان آپ کو جس مقام پر حاصل ہوا اسے ''بودھ گیا'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ علم جو قدیم ہندوستان میں اعلیٰ روحانیت کا خاصہ سمجھا جاتا تھا اسے بدھ مت میں نروان کہتے ہیں۔

۳۵ سال کی عمر میں نروان حاصل کرنے کے بعد اپنی بقیہ عمر کے تقریباً ۴۵ سال گوتم بدھ نے زندگی کے مسئلے اور اس کے متعلق اپنے دریافت کردہ حل کی تبلیغ میں شمالی ہند اور خاص طور پر اس کے مشرقی حصہ میں گھوم کر گزارے۔ ۸۰ سال کی عمر میں بنارس سے ۱۲۰ میل کے فاصلے پر شمال مشرق میں ''کسی نارا'' کے مقام پر آپ کا انتقال ہوا۔

گوتم بدھ کی تعلیمات

آپ کی تعلیمات کا حاصل یہ ہے کہ زندگی ایک مصیبت ہے۔ زندگی اور اس کی لذت کی خواہش اس مصیبت کا باعث ہے۔ اس خواہش کا مٹانا مصیبت کا کم کرنا ہے اور یہ خواہش پاک زندگی سے مٹ سکتی ہے۔ ہمیشہ صداقت، نیکی، ہمدردی، مہربانی اور خیر پر قائم رہنا چاہیے۔ غرض تزکیۂ نفس اس تعلیم کا بڑا اصول ہے۔ اس دنیا میں پاک اور نیک زندگی بسر کر کے بلالحاظ سزا وجزاء تزکیۂ نفس حاصل کرنا اس کا اصل مقصد ہے۔ یہی بے گناہ اور پاک زندگی نروان ہے۔ آپ کی تعلیمات 'بدھ مت' میں چار مقدس حقائق' کے نام سے جانی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی عظیم حقیقت

غم کا وجود ہے۔ گوتم بدھ کہتے ہیں: ''اس کرۂ ارض پر گزاری جانے والی زندگی یقیناً اندوہ گیں ہے، زوال پذیر وافسوس ناک ہے۔ بیماری، موت، غیر پسندیدہ لوگوں سے اتحاد اور پسندیدہ سے علیحدگی رنج کا باعث ہوتی ہے''۔

مختصراً یہ کہ رنج و تکلیف ایک کائناتی حقیقت ہے۔ اس میں تبدیلی خلا، عدم تکمیل اور تصادم کا مفہوم بھی شامل ہے۔ بدھ مت میں دکھ کی تین قسمیں بتائی گئی ہیں: (۱) دکھ دکھا تا۔ یعنی دکھ اپنے عمومی مظاہر میں جس کو ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ (۲) سمکھارا دکھا تا۔ یعنی زندگی میں کسی مستقل عنصر کے بغیر ایک سلسلہ علت و معلول کی پابند نمو کے سبب سے جو دکھ محسوس کیا جائے۔ (۳) ویپارینامادکھا تا۔ یعنی زندگی کی تغیر پذیری اور بے ثباتی کے سبب جو دکھ جھیلا جائے۔

(۲) دکھ کا سبب خواہش ہے

گوتم بدھ کے الفاظ میں ''رنج و محن کی ابتدا کے بارے میں اعلیٰ درجہ کی سچائی یہ ہے کہ یہ وہ مسلسل خواہش ہے جس کا تعلق لطف اندوزی سے ہے اور وہ جو ہر جگہ حظ نفس کی متلاشی رہتی ہے۔ یہی اس رنج و غم کا سبب ہے''۔ پھر اس طلسم نیرنگ کے پیچھے بھی گوتم بدھ کے بقول: ''طلب یا خواہش ہی کا بھوت کار فرما ہے۔'' گوتم بدھ کہتے ہیں:

> بھکشوؤ! میری نظر میں خواہش اور طلب جیسی کوئی اور زنجیر نہیں جس سے بندھی ہوئی مخلوقات ایک جنم کے بعد دوسرے جنم میں ایک طویل عرصہ سے طلسم وجود کے چکر لگا رہی ہیں۔ یقین جانو بھکشوؤ اسی خواہش کی زنجیر میں گرفتار مخلوقات طلسم وجود میں سرگرداں، اس کے چکر لگاتی رہتی ہیں۔

(۳) غموں اور رنج و محن کا خاتمہ ممکن ہے

گوتم بدھ کے خیال میں خواہش یا طلب دکھوں کے اس سلسلہ کی جڑ ہے۔ تو تیسرے عظیم سچ کے مطابق خواہش و طلب کے استیصال سے دکھ کا ازلی جال توڑا جا سکتا ہے اور اس حالت میں پہنچا جا سکتا ہے جہاں خواہشات کی پیدا کردہ تکالیف اور ان کی غلامی سے مکمل آزادی میسر آ جاتی ہے، انسان جنم مرن کے چکر سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا پا کر نروان حاصل کر سکتا ہے۔

(۴) چوتھا عظیم سچ وہ اشٹا نگ مارگ (ہشتگانہ راہ، ہشت پہلو راستہ) ہے

جس پر چل کر دکھوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ اسے درمیانی راہ بھی کہتے ہیں۔ اسے تن پروری اور تعذیبِ نفس یا خود آزادی کی دو انتہاؤں کی درمیانی راہ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ درمیانی راہ آٹھ فرائض یا اصولوں پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

[۱] صحیح نقطۂ نظر: یعنی زندگی کے بارے میں بدھ مت کے نقطۂ نظر اور خاص طور سے اس کی تعلیم کردہ چار عظیم سچائیوں کو غیر مشروط طریقے سے مان لینا ہے۔

[۲] صحیح نیت وارادہ: یعنی ایسے خیالات وجذبات کو پیدا کرنا جو تمام اخلاقی برائیوں مثلاً: غصہ، نفرت، لذت پرستی اور تشدد وغیرہ سے پاک اور تمام مخلوقات کے لیے ہمدردی، محبت اور ایثار کے حامل ہوں۔

[۳] صحیح قول: اس رکن میں ہر ایسی گفتگو سے بچنا شامل ہے جو کسی طرح بھی شر اور برائی کا سبب ہے۔ جھوٹ کی ہر قسم کے علاوہ، غیبت، چغل خوری، فضول گوئی اور ایسی ہر وہ گفتگو جس سے کسی کی دل آزاری ہو وہ بھی صحیح گفتار کے خلاف سمجھی جائے گی۔

[۴] صحیح عمل: بدھ مت میں ممنوع ومحرم اشیاء سے بچنا اور ان تمام اعمال کو سرانجام دینا جن کا حکم دیا گیا ہے صحیح عمل میں شامل ہے۔ نیز اس میں وہ پانچ اخلاقی اصولوں ''پنچ شیل'' پر عمل بھی داخل ہے جس کا عہد بدھ مت کے ہر پیرو کو کرنا ہوتا ہے۔

[۱] کسی جان دار کو نہ مارنا [۲] چوری سے پرہیز [۳] جنسی بے راہ روی سے بچنا [۴] جھوٹ نہ بولنا [۵] نشہ آور چیزوں کا استعمال نہ کرنا۔

[۵] حلال روزی: ذریعہ معاش ایسا اختیار کرنا جس سے کسی نفس کو آزار نہ پہنچے۔

[۶] صحیح کوشش: پسندیدہ جذبات وخیالات کو پیدا کرنے اور ان کو مستقل طور سے اختیار کرنے نیز ناپسندیدہ جذبات وخیالات کو ابھرنے سے روکنے اور دل ودماغ سے بالکل نکال پھینکنے کے سلسلے میں جو کوشش درکار ہے وہ صحیح کوشش کے نام سے موسوم ہے۔

[۷] صحیح ہوشیاری: جسم، احساسات اور ذہن کی ہر حالت پر پوری باخبری کے ساتھ توجہ دینا۔

[۸] صحیح مراقبہ: یہ بدھ مت کی سب سے اہم عبادت ہے۔ گوتم بدھ کو نروان مراقبہ

میں ہی حاصل ہوا اور ان کے پیروؤں کے لیے بھی بغیر صحیح مراقبہ کے نروان تک پہنچنا ممکن نہیں۔

یہ امر قابل توجہ ہے۔ اگرچہ بدھ سکھاتا ہے کہ ہر شخص کو کسی نجات دہندہ کی اعانت کے بغیر اپنی نجات کی راہ خود پیدا کرنی چاہیے مگر بدھ مت کی دونوں شاخوں میں خود بدھ پر عقیدہ (ایمان) رکھنے کی تعلیم دی جاتی ہے مہایانا بدھ مت میں بدھ نجات دہندوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تھیراواڈ بدھ مت میں ہر عبادت گزار اپنی روزانہ کی عبادت میں کہتا ہے: ''میں بدھ کی پناہ لیتا ہوں''۔

بدھ کونسلیں

گوتم بدھ کے انتقال کے بعد مختلف ادوار میں آپ کی تعلیمات کو محفوظ کرنے اور بدھ مت کی آئندہ نشو ونما کو متعین کرنے اور بدھ مت میں درآئے اختلافات و بدعات کے خاتمہ کے لیے بدھ سنگھ کی جو اجتماعی نشستیں ہوئیں انھیں بدھ کونسلوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان کی تعداد چار ہے۔

[۱] پہلا بدھ اجتماع: گوتم بدھ کے انتقال کے فوراً بعد آپ کے ایک قدیم شاگرد مہا کشیپ کی صدارت اور ریاست مگدھ کے راجہ اجات شترو کی زیرِ سرپرستی مگدھ کی راجدھانی ''راج گرھ'' میں ہوا۔ بدھ روایات کے مطابق اس میں پانچ سو منتخب بھکشوؤں نے حصہ لیا۔ اس اجتماع میں آنندا کے مشورے کے مطابق بدھ مت کے شرعی قوانین (ونایا) اور دینیات (دھما) کے حصے مرتب ہوئے۔ ''سنگھ'' نے مذہبی معاملات میں اپنے مختار اعلیٰ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بعض بھکشوؤں پر لگائے گئے الزامات سے متعلق فیصلہ بھی کیا۔

[۲] بدھ مت کا دوسرا اجتماع: بدھ کے انتقال کے سو سال بعد ویشالی (بنارس) میں ہوا۔ جس میں ملک کے دور دراز مقامات سے بڑی تعداد میں بھکشوؤں نے شرکت کی۔ اس اجتماع کا اصلی مقصد بدھ مت میں درآئی تحریف و رسومات اور الحاد کا خاتمہ تھا۔

بدھ کے حلقہ اثر کے وسیع ہونے کے ساتھ ہی ساتھ بھکشوؤں کے ایک طبقے میں روایت پسندی اور دوسرے طبقہ میں اجتہاد و آزاد خیالی بڑھتی گئی۔ اس اجتماع میں روایت پسندوں کو آزاد خیالوں پر غلبہ حاصل ہوا اور ان پر الحاد کا فتویٰ صادر کرادیا گیا، جس سے بدھ مت دو

فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔

[۳] بدھ مت کا تیسرا اجتماع: اشوک کی راجدھانی پاٹلی پتر (پٹنہ) میں ۲۴۴ ق م کے قریب اس وقت کے ممتاز ترین بھکشو تیسا موگالی پتا (Tissa Mogaliputta) کے زیر صدارت ہوا، جس میں تقریباً ایک ہزار بھکشوؤں نے حصہ لیا۔ اس اجتماع کا مقصد بدھ سنگھ میں در آئی ہوئی بدعات کا قلع قمع اور بدھ تعلیمات کو ان کی خالص صورت میں ترتیب دینا تھا۔ چنانچہ تمام بدعات اور ان پر عمل پیرا بھکشوؤں کو بدھ سنگھ سے خارج کر دیا گیا اور متفق علیہ خالص تعلیمات کو تین مجموعوں کی صورت میں مرتب کر لیا گیا۔ یہی مجموعے آج تری پٹیکا کے نام سے جانے جاتے ہیں جو ہنایان یا تھیرا داد بدھ مت کی مقدس کتابیں ہیں۔

اس اجتماع کے بعد ہندوستان، سری لنکا، جنوب مشرق میں ہند، چین، ملایا، ساترا، یونان، مصر، شام، افغانستان وغیرہ مبلغین کی جماعتیں روانہ کی گئیں جن کی کوششوں سے بدھ مت ایک بین الاقوامی مذہب بن گیا۔

[۴] بدھ مت کا چوتھا اجتماع: راجہ کنشک کے عہد میں پہلی صدی مسیح کے اختتام پر ہوا، جس کا بنیادی مقصد گوتم بدھ کی تعلیمات کی ایسی تشریح و تفسیر کرنا تھا جو دور از کار تاویلات سے خالی ہوں۔

بدھ مت میں خدا کا تصور

کیا بدھ مت میں خدا کا تصور ہے؟ کیا گوتم بدھ ملحد تھے؟ یہ ایک اختلافی سوال ہے۔ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ "چار بنیادی صداقتوں میں خدا کو تسلیم کیے بغیر اور اس کی پرستش و بندگی نیز اس کے قانون کے اتباع کے بغیر انسانی دکھوں کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔ اس مسئلے میں محققین کے دو نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں۔

پہلی رائے

کیا گوتم بدھ ملحد تھے؟ اس طبقہ کے دلائل درج ذیل ہیں۔

پہلی دلیل: بدھ کے تعلق سے یہ روایت مشہور ہے کہ دو ہندو راہب آپ کی خدمت میں آئے جو برہما کی ذات سے حلول کے خواہش مند تھے اور ان کے درمیان اس کے طریقے میں

اختلاف تھا۔ انھوں نے اس مسئلہ میں گوتم بدھ کو اپنا حکم بنایا۔ آپ نے ان دونوں سے پوچھا:

کیا تم دونوں خدا کے مسکن سے واقف ہو؟

ان دونوں نے کہا: نہیں۔

گوتم بدھ نے پوچھا۔ کیا تم دونوں نے خدا ''برہما'' کو دیکھا ہے؟

ان دونوں نے کہا: نہیں۔

گوتم بدھ نے پوچھا۔ کیا تم دونوں برہما کی فطرت سے واقف ہو؟

ان دونوں نے کہا: نہیں۔

گوتم بدھ نے پوچھا۔ کیا تم دونوں سورج کے ساتھ حلول واتحاد پر راضی ہو؟

ان دونوں نے کہا: نہیں، کیونکہ وہ ہم سے دور اور جلا دینے والا ہے۔

گوتم بدھ نے کہا۔ جب سورج کے ساتھ اتحاد وحلول ممکن نہیں درآنحالیکہ یہ مخلوق ہے تو اس کے خالق کے ساتھ حلول واتحاد کیوں کر ممکن ہوگا۔

پھر گوتم بدھ نے ان دونوں راہبوں سے کہا کہ کیا برہما حاسد اور متکبر ہے؟ راہبوں نے جواب دیا: نہیں۔

گوتم بدھ نے کہا۔ کیا تمہارے اندر حسد، نفرت اور غرور نہیں پایا جاتا؟

دونوں راہبوں نے کہا: ہاں، پایا جاتا ہے۔

اس پر گوتم بدھ نے کہا۔ پھر تم دونوں کے لیے برہما کی ذات سے مل جانے اور تمہاری روح کے ان کے اندر حلول کیونکر ممکن ہے جب کہ تمہاری فطرت اس کی فطرت سے مختلف ہے۔ (بدھ درشن: ۱۱۴)

دوسری دلیل: ایک مشہور ہندو عالم وششٹھ اور بدھ کے درمیان اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بدھ نے پوچھا۔ کیا تم نے اپنی آنکھوں سے برہما کو دیکھا ہے؟ اس پر وششٹھ چپ رہ گئے۔

تیسری دلیل: ۱۵۰ ق م سے لے کر ۱۲۰۰ م تک کے مختلف محققین اور عالموں کا اس امر پر اجماع ہے کہ گوتم بدھ ملحد تھے اور بدھ مت خدا کا منکر ہے۔ جیسے تان سین ۱۵۰ ق م۔ ناگا ارجن ۱۷۵ م، آسنگھ ۳۶۰ م بسوبند ۴۰۰ م دجناج، ۴۳۰، سانت ۷۵۰ م اور شاکیا شری بدر ۱۲۰۰ م نے صراحتہً گوتم بدھ کو دہریہ ''ناستک'' قرار دیا۔

چوتھی دلیل: بدھ مت کی چاروں مقدس صداقتوں میں خدا کا ذکر موجود نہیں اور گوتم نے انتقال کے وقت اپنے مشہور شاگرد آنند کو اللہ پر ایمان لانے کی تلقین و وصیت نہ کی بلکہ ماورائی طاقت کے سہارے کے بجائے نروان کے لیے ارتقائے نفس اور اپنے نفس پر فتح پانے کی وصیت کی۔

دوسری رائے

گوتم بدھ خدا کے قائل تھے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ کوئی دین پروردگار کے اقرار و اعتراف کے بغیر پایا ہی نہیں جا سکتا کیونکہ خالق کائنات کا اعتراف جملہ مذاہب کے درمیان مشترک اور بنیادی شے ہے۔ اس رائے کے دلائل درج ذیل ہیں۔

پہلی دلیل: ''خدا'' کا لفظ مختلف بدھ کتابوں میں آیا ہے۔

دھرمانند کوسمبی جی کہتے ہیں: ''خاص ایشور'' خدا کے لفظ کا ذکر انگیتر نکائے کے (باب ۴۱) میں اور ''کے دیودمن'' کے ۱۰۱ میں آیا ہے۔

منکرین کا خیال ہے کہ ان کتابوں میں خدا جملہ صفات سے عاری ہے اور صفات سے عاری خدا کا تصور بے فائدہ ہے۔ گوتم بدھ نے خدا کو کسی ایسی صفت سے متصف نہیں مانا ہے، جس سے اس کا وجود ثابت ہو سکے۔

دوسری دلیل: بدھ مت میں خدا کا وہ تصور نہیں تھا جو برہمنی مت میں برہما کا ہے بلکہ بدھ مت کے پیروکار گوتم بدھ کو برہما پر فوقیت دیتے ہیں اس لیے مفکرین نے بدھ پر یہ الزام لگا دیا کہ وہ منکرِ خدا تھے۔

دوسرے طبقہ کا کہنا ہے کہ بدھ کو ناستک درحقیقت ان برہمنوں نے قرار دیا جن کے نسلی امتیاز پر انھوں نے کاری ضرب لگائی تھی اور اس شبہ کو درج ذیل اسباب سے مزید تقویت ملی۔

[۱] گوتم بدھ برہمنوں کے نسلی امتیاز کے خلاف تھے اس سے برہمنوں نے انھیں دہریہ اور وید کا مخالف مشہور کر دیا حالانکہ انہوں نے کبھی وید کی مذمت نہیں کی، ہاں انہوں نے ویدک دھرم کی بعض تعلیمات پر تنقید ضرور کی تھی۔ مثلاً: نسلی امتیاز، یگیہ اور یگیوں میں جانوروں کی اندھا دھند قربانی۔

[۲] ''سدھارتھ'' ساتویں بدھ گزرے ہیں۔ ان سے پہلے چھ بدھ گزر چکے تھے۔

ان میں سے بعض منکر خدا تھے اور یہ الزام سابق بدھوں پر نہ لگا کر غلطی سے بعض محققین نے آخری بدھ "سدھارتھ" پر چسپاں کر دیا۔

[۳] بدھ تعلیمات مابعد الطبیعی مسائل سے خالی کیونکر ہو سکتی ہیں جب کہ بدھ مت شرک کا داعی ہے اور بدھ بھکشوؤں نے گوتم بدھ کو معبود اعظم کا درجہ دے رکھا ہے۔

بہر حال معاملہ کچھ بھی ہو۔ خدا انسانی زندگی کا بنیادی مسئلہ ہے اور اس سے گریز ممکن نہیں۔ خدا کے وجود کو تسلیم کیے بغیر زندگی کے کسی بھی مرحلے میں دکھوں اور غموں سے نجات ممکن نہیں۔

چنانچہ بدھ مت جو مابعد الطبیعیاتی مسائل اور الوہیاتی مباحث سے اپنا دامن بچا کر گزر جانا چاہتا تھا وہ سرتاپا شرک میں غرق ہو گیا۔ ہندو میتھالوجی کو اپنانے کے علاوہ اس نے ہر علاقہ کے مقامی دیوتاؤں کو اپنایا۔ خود گوتم بدھ کو خدائی کا بلکہ آگے بڑھ کر خدائے اعظم کا مقام دے دیا گیا اور پھر بدھا اور بدھ پرستوں کے نام سے بہت سی شخصیتیں فرض کی گئیں اور ان سب میں خدائی صفات مان لی گئیں، حتیٰ کہ بدھ مت کی اپنی مشرکانہ میتھالوجی اور مشرکانہ نظام پرستش تیار ہو گیا جو کسی بھی دینِ شرک سے کم شان دار نہیں۔

بدھ مت کی مقدس کتابیں

پہلی بدھ کونسل میں گوتم بدھ کی جملہ تعلیمات کو مدون کر لیا گیا تھا، جس کے دو حصے تھے۔ ونایا (شرعی قوانین) اور دھما (دینیات)۔ شرعی قوانین سے مراد وہ قوانین ہیں جو گوتم بدھ نے خانقاہی "راہبانہ" زندگی کے لیے تجویز کیے تھے۔ بعد میں ان کتابوں کی روشنی میں تیسری بدھ کونسل میں بدھ مت کی موجودہ مقدس کتابیں مدون کی گئیں جنھیں "تری پٹیکا" کہا جاتا ہے۔ ان کا مختصر تعارف ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

(۱) ونایا پٹیکا (نظم و ضبط کی ٹوکری)

یہ پانچ کتابوں کا مجموعہ ہے جن میں راہبوں اور راہباؤں کی زندگیوں کے لیے تفصیلی ہدایات موجود ہیں۔ ونایا (Discipline) کے لغوی معنی اصولوں کے آتے ہیں چوں کہ اس پٹیکا میں بھکشوؤں کے خانقاہی و راہبانہ نظام کے اصول، ان کی تاریخ اور ان کے طریقۂ کار کو جمع کیا گیا ہے اس لیے اسے ونایا پٹیکا کا نام دیا گیا۔ (دیکھیے ونایا پٹیکا کا پیش لفظ از راہل شانکر تیاین ص ۱)

(۲) سُتاپٹیکا (تقاریر اور مکالمات کی ٹوکری)

اس میں گوتم بدھ کی تقاریر اور مکالمات ہیں نیز وہ سارے اقوال اور تعلیمات بھی جو انہوں نے اپنے شاگردوں کو دی تھیں۔

سُتاپٹیکا کو مجھم نکائے بھی کہتے ہیں۔ تری پٹیکا میں اس کا مقام انتہائی بلند ہے۔ دانشوروں کا خیال ہے کہ اگر تمام بدھ صحیفے ضائع ہو جائیں اور صرف مجھم نکائے باقی رہے تو ہم کو اس کی مدد سے گوتم بدھ کی شخصیت، نظریات اور تعلیمات کو سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

(۳) ابھی دھماپٹیکا (مابعد الطبیعیاتی ٹوکری)

یہ بعد میں آنے والے علماء کے نظریات، عقائد اور اخلاقیات پر مبنی تحریروں پر مشتمل ہے۔ ان پٹیکاؤں میں سے ہر ایک مزید الگ کتابوں میں منقسم ہے۔ ابھی دھماپٹیکا کو راہب خاص طور پر استعمال کرتے ہیں۔ سُتاپٹیکا سب سے زیادہ پسندیدہ اور بہت وسیع پیمانے پر پڑھی جانے والی ہنایان فرقہ کی کتاب ہے۔ اس میں ''دھماپدا'' یا نیکی کا راستہ بھی شامل ہے جو نظموں کا مجموعہ ہے اور شاید بدھ مت کے مقدس متون میں سب سے زیادہ جانی پہچانی کتاب ہے۔

تری پٹیکا کی زبان

یہ متون پالی زبان میں ہیں۔ ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سری لنکا میں پہلی صدی قبل مسیح میں جمع کیے گئے تھے۔ بعد میں یہ متون راجہ کنشک کے زمانے میں سنسکرت میں لکھے گئے۔ یہ متون بدھ مت کی چوتھی کونسل (پشاور) میں مرتب ہوئے تھے جو بعد میں غائب ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ چینی زبان میں ان کا ترجمہ موجود ہے۔

تری پٹیکا اور مہایان فرقہ

مہایان فرقہ ان صحائف کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ تیسری بدھ کونسل میں اس فرقے کو ''بدھ ازم'' سے خارج کر دیا گیا تھا اور یہ صحائف اسی کونسل میں ترتیب دیے گئے تھے۔ مہایان فرقہ کے صحائف الگ ہیں اور ہنایان فرقہ کے صحائف کی طرح یہ بھی تین حصوں میں منقسم ہیں:

[الف] ونایا: مذہبی نظام کے لیے قواعد۔

[ب] سوتر: تقاریر اور مکالمے۔ یہ ''ستاپٹیکا'' سے ملتے جلتے ہیں۔

[ج] شاستر: فلسفیانہ مباحث۔

یہ مہایانا صحائف تیزی سے ارتقاء کرتے ہوئے بہت زیادہ مختلف مجموعوں میں تبدیل ہو گئے اور اس میں زیادہ افسانے اور عوام پسند نوعیت کی تصانیف بھی شامل ہو گئیں۔ان میں سب سے زیادہ شوق سے پڑھی جانے والی دو کتابیں ہیں:

[۱] للتاوستارا۔

[۲] سَد دھرم پنڈ ایک (حیرت انگیز قانون کا کنول)

یہ کتابیں انتہائی واضح ہیں۔اس میں مستقبل میں آنے والی بودھی ستوا کا تفصیل سے تذکرہ ہے۔اس میں ''بودھی ستوا'' کو ان تمام صفات سے متصف قرار دیا گیا ہے جو قادر مطلق کی صفات ہیں،جن سے ایسا لگتا ہے کہ یہ ہستی پوری کائنات کو کنٹرول کر رہی ہے۔

بدھ صحائف کی اخلاقی تعلیمات

[۱] نفرت نفرت سے کبھی دور نہیں ہو سکتی۔نفرت محبت سے دور ہوتی ہے اس کی یہی خاصیت ہے۔(۵۰)

[۲] ایک شخص کی عمدہ نصیحت جس پر وہ عمل نہیں کرتا ویسی ہی ہے جیسے ایک خوشنما اور خوش رنگ پھول ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہے۔ (۵۱)

[۳] سب لوگ سزا کے نام سے کانپتے ہیں۔سب لوگ موت کے نام سے ڈرتے ہیں یاد رکھو تم بھائیوں کی طرح ہو۔پس نہ کسی کو قتل کرو اور نہ کسی کو ایسا کرنے کی ترغیب دو۔(۱۲۹)

[۴] رشیوں اور منیوں کی ہدایت ہے کہ گناہ نہ کرو،نیکی کرو اور اپنے باطن کو صاف رکھو۔(۱۸۲)

[۵] غصہ کو نرمی سے فرو کرنا چاہیے،طامع کو فیاضی سے اور جھوٹے کو سچائی سے فتح کرنا چاہیے۔(۲۲۳)

[۶] دوسروں کی برائی تو بہت آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے،مگر اپنی برائی معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ہر شخص اپنے ہمسائے کی ذرا ذرا سی برائیوں کو اچھالتا ہے مگر اپنی برائیوں کو اس طرح چھپاتا ہے جس طرح فریبی غلط پانسے کو قمار باز سے پوشیدہ کرتا ہے۔(۲۲۳)

[۷] بزرگ وہ شخص ہے جس میں عقل،راستی،محبت،ضبط اور اعتدال ہو اور جو برائیوں سے

پاک ہو۔ (۲۶۱)

[۸] کوئی شخص نسب یا خاندان کی وجہ سے برہمن نہیں کہا جا سکتا۔ وہی شخص مبارک ہے اور وہی برہمن ہے جس میں سچائی اور راست بازی ہو۔ (۳۹۳)

[۹] اے نادان چکنے بالوں یا بکری کی کھال کی پوشاک سے کیا فائدہ؟ تیرا باطن تو خراب ہے اور تو ظاہری صورت کو صاف بناتا ہے۔ (دھمپدا)

بدھ مت کے فرقے

بدھ مت کے دوسرے اجتماع میں روایت پرستوں کے غلبہ اور آزاد خیالوں پر کفر کا فتویٰ صادر کرنے کے نتیجے میں بدھ مت دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور اشوک کے آتے آتے تقریباً اٹھارہ فرقوں میں بٹ گیا۔ ان میں مشہور فرقے تین ہیں۔

(۱) ہنایان

ہنایان کے لغوی معنی چھوٹی سواری کے آتے ہیں۔ اس فرقے کی نمایاں خوبیاں اور امتیازات درج ذیل ہیں:

[الف] یہ فرقہ ذات باری، روح اور الہام کا منکر ہے۔

[ب] یہ فرقہ بدھ کو انسان مانتا ہے۔ وہ ایک ماں باپ سے پیدا ہوئے، البتہ مراقبہ اور سخت ریاضت کی بنا پر انھیں نروان حاصل ہو گیا اس لیے وہ تقدیس و احترام اور آچاریہ منش کے لقب کے حق دار ہیں۔

[ج] یہ فرقہ تیسری بدھ کونسل کی قراردادوں پر عمل کرتا ہے۔

[د] اس فرقے کے نزدیک ہر شخص کو نروان حاصل کرنے کے لیے خود جدوجہد کرنا چاہیے۔ گوتم بدھ کہتے ہیں: ''اپنے علاوہ کسی اور سے پناہ طلب نہ کرو۔''

[و] اس فرقہ کی مذہبی کتابیں پالی زبان میں ہیں۔ اور یہ تین کتابوں کا مجموعہ ہیں جسے تری پٹیکا (Trepitak) کہتے ہیں۔ یہ فرقہ جنوبی ہند اور سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔

(۲) مہایان

مہایان کے لغوی معنی بڑی سواری، بڑا بار اٹھانے والا۔ یہ نام اس لیے پڑا کیونکہ اس

میں بہت سے عقیدوں اور رسوم کا بار اُٹھانے کی صلاحیت تھی۔اس فرقے کی نمایاں خوبیاں اور اہم امتیازات درج ذیل ہیں:

[۱] یہ فرقہ گوتم بدھ کو نور مجسم مانتا ہے۔وہ در حقیقت ظل الٰہی تھے جو انسان کی صورت میں اس دنیا میں آئے تھے۔

[۲] اعلیٰ ترین روحانی مقاصد کے حصول کے لیے سخت قسم کی ریاضتوں اور علمی مہارت کا سر کرنا ضروری نہیں، محض بدھ پر ایمان اور ایمان داری ہی نروان کے لیے کافی ہے۔

[۳] بدھ مذہب ایک فلسفیانہ مذہب تھا،لیکن دھیرے دھیرے برہمنی مت کے زیر اثر یہ فرقہ مقدس بدھ ہستیوں کی پرستش کو ذریعہ نجات سمجھنے لگا۔

[۴] گوتم بدھ کی تین صورتیں ہیں،جنھیں تری کایا یا اشکال ثلاثہ کہتے ہیں:
پہلی صورت میں تو وہ روح بدھ ''دھرم کایا'' کی حیثیت سے حقیقت اعلیٰ کا مترادف ہے۔بدھ کی دوسری صورت سمنبوگھ کایا ہے۔اس میں روح بدھ ملکوتی دنیا کی ہدایت کے لیے مخصوص نورانی بدھاؤں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔بدھ کی تیسری صورت ان آسمانی و نورانی بدھوں کا اس مادی دنیا میں ظہور ہے جو بظاہر ایک مادی جسم (نرمان کایا) کی صورت میں ہوتا ہے۔

[۵] یہ فرقہ بودھی ستوا کی صورت پر یقین رکھتا ہے۔یعنی اس کائنات میں ایسی ہستیاں ہیں جنھوں نے روحانیت کے اعلیٰ مدارج طے کر لیے ہیں اور نروان کے پوری طرح مستحق ہیں۔لیکن دوسرے انسانوں کو نروان سے ہم کنار کرنے کے لیے مخلوقات کی اعانت میں لگے ہوئے ہیں اور یہ عہد کر رکھا ہے کہ جب تک سب کو نروان سے ہمکنار نہ کر لیں گے خود مکمل بدھ نہ بنیں گے۔

غالباً یہ فرقہ راجہ کنشک کے عہد میں اپنی بنیادوں کو مضبوط کر سکا اور اس کے اصول و ضوابط چوتھی کونسل میں متعین ہو سکے۔یہ فرقہ شمالی ہند،تبت،منگولیا،چین اور جاپان میں پایا جاتا ہے اور ان ممالک کی مذہبی روایات اور سماجی ثقافتوں سے کافی متاثر ہے۔اس فرقہ کی اہم کتاب Lanka Vtara Sutra اور Dimond Sutra ہے۔

(۳) زین بدھ مت

زین بدھ مت کا آغاز چین میں ہوا اور جاپان جا کر یہ زیادہ پھیل گیا۔ بدھ مت کی یہ صورت مغرب میں زیادہ معروف ہے۔ ایک مذہبی روایت کے مطابق گوتم بدھ کا ایک چیلا ایک سنہرے پھول کا تحفہ لے کر ان کے پاس آیا اور ان سے اپنی تعلیمات کے راز سربستہ کو بیان کرنے کی درخواست کی۔ گوتم بدھ نے وہ پھول اس سے لے لیا، اسے اونچا اٹھائے رکھا اور مرتکز توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس پر نظریں جمائے رہا۔ اپنے اس فعل سے انھوں نے یہ بات واضح کی کہ اس کی تعلیم کا راز الفاظ میں نہیں بلکہ خود پھول پر غور کرنے کے عمل میں پوشیدہ ہے۔ زین عقیدہ کے بارے میں لوگوں کا ایمان ہے کہ وہ اس کے مخفی عمل سے ظہور میں آیا ہے۔ جاپانی زبان میں لفظ زین کا مفہوم ہے غور وفکر۔ زین کا مقصود ومنتہا ہے بصیرت یا روشنی۔ اسی طرح کی بصیرت جیسی گوتم بدھ کو گیان ورکش کے نیچے حاصل ہوئی تھیں۔ زین یہ سبق دیتا ہے کہ لوگ غور وفکر اور گیان دھیان سے روشنی پا سکتے ہیں۔

بدھا عبادات

بدھ مذہب میں عبادت کا کوئی معروف ومتعین طریقہ نہیں ہے، البتہ وہ اپنے جذبات کا اظہار درج ذیل دو طریقوں سے کرتے ہیں:

[۱] گوتم بدھ کے حسن وجمال اور کمال وعظمت پر حمد وثنا بیان کر کے۔

[۲] تنہائی اور مجمع میں گوتم بدھ کے ذکر اور تصور سے لذت حاصل کر کے اور دوسری زندگی میں گوتم بدھ کی طرح ہو جانے کی دعا کر کے۔

بدھ راہبوں کے یہاں بدھ کے ناموں کا تذکرہ اور تصور اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ وہ بدھ کے لیے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں:

> ''تعریف اس کے لیے ہے بابرکت ذات، اعلیٰ وافضل، پوری طرح باخبر ذات، میں اس معبود کامل بدھ کے لیے سجدہ کرتا ہوں جن کے اوپر پوری دنیا منکشف ہو گئی تھی۔ (یہ جملہ تین بار دہرایا جاتا ہے) میں بدھ کی ذات کی طرف پناہ کے لیے رجوع کرتا ہوں۔ میں دین کی طرف پناہ کے لیے رجوع کرتا ہوں۔ میں راہبوں کی برادری سے

پناہ کے لیے رجوع کرتا ہوں۔ (یہ تینوں کلمات تین بار دہرائے جاتے ہیں)۔ میں جان کے ضیاع سے پرہیز کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ میں چوری نہ کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ میں جنسی بے راہ روی سے محترز اپنے کیے قول کی پابندی کا عہد کرتا ہوں۔ میں غلط بیانی سے پرہیز کا عہد کرتا ہوں۔ میں کشید کی ہوئی اور خمیر اٹھائی ہوئی اشیاء سے حاصل کردہ شرابوں سے پرہیز کرنے کا عہد کرتا ہوں۔''

اسلام اور بدھ مت میں وجوہ اتفاق

[۱] دونوں مذاہب میں تزکیۂ نفس پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿الاعلیٰ: ۱۴﴾ '' کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔''

بدھ مذہب میں تزکیۂ نفس کا ایک پورا نظام موجود ہے۔ '' بودھ وہار'' کا عظیم مقصد خواہشات پر قابو پانا ہی ہے۔

[۲] دونوں مذاہب میں دنیا کی محبت ہی کو تمام برائیوں کا سرچشمہ بتایا گیا ہے۔

گوتم بدھ کہتے ہیں: '' بھکشو! میری نظر میں خواہش اور طلب جیسی کوئی اور زنجیر نہیں جس سے بندھی ہوئی مخلوقات ایک جنم کے بعد دوسرے جنم میں ایک طویل عرصہ سے طلسم وجود کے چکر لگا رہی ہیں۔''

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: حب الدنیا رأس کل خطیئة۔ '' دنیا کی محبت و لالچ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔''

[۳] دونوں مذاہب میں مذہبی کتابوں کی تقدیس و احترام کا شدید جذبہ پایا جاتا ہے۔

[۴] دونوں مذاہب میں مقدس مقامات کی زیارت پسندیدہ اور باعث ثواب ہے۔

گوتم بدھ کہتے ہیں: '' چار جگہیں ایسی ہیں جنھیں آدمی کو جذبہ کے ساتھ دیکھنا چاہیے۔ بدھ کی جائے پیدائش، اس کے حصول معرفت کا مقام، وہ مقام جہاں اس نے پہلی بار تبلیغ کی اور دھرم کے چکر کو حرکت میں لایا اور وہ مقام جہاں وہ نروان حاصل کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔''

محمد عربی ﷺ کا ارشاد ہے: لا تشد الرحال الا الیٰ ثلاثة مساجد۔ (الموطأ)

'' تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے لیے ثواب کی نیت سے رخت سفر نہ باندھا جائے۔مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔''

[۵] دونوں مذاہب میں اپنے اعزہ رفتگاں کے نام سے صدقہ وخیرات کرنا مشروع ومندوب ہے۔ بدھ عبادت گزار اپنے اعزہ رفتگاں کے نام سے لباس، ظروف، دوائیں اور راہبوں کے لیے کھانے پیش کرتے ہیں۔ برما میں ایسا ثواب کا کام کرنے پر عبادت گزار یہ دعا کرتے ہیں:

'' میں اپنے اس نیک عمل کے ثواب میں اپنے والدین، احباب، اعزہ، ارواح اور ساری زندہ ہستیوں کو شریک کرتا ہوں۔کاش ایسا ہو کہ زمین اس فعل کی گواہی دے۔''

اسلام میں بھی حنفی مسلک کی رو سے میت کی جانب سے صدقہ وخیرات کرنا، قربانی کرنا، قرآن خوانی کرنا اور فقیروں کو کھانا کھلانا باعث ثواب سمجھا جاتا ہے۔

[۶] دونوں مذاہب میں رسولوں کے تبرکات سے تبرک لینا جائز ہے۔گوتم بدھ کے مرنے کے بعد ان کے ارضی باقیات جیسے ان کے دانت اور سر کے بال کو بڑی احتیاط سے محفوظ کرلیا گیا تھا وہ باحتیاط تمام مینار نماز یارت گاہوں میں رکھی ہوئی ہیں۔

نبی عربی ﷺ نے بھی حجۃ الوداع کے موقعے پر اپنے بالوں کو حلق کرنے کے بعد طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: اقسمه بين الناس ''ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔'' (بخاری)

[۷] دونوں مذاہب میں کامیابی کا دارومدار ضبط نفس اور خواہشات پر کنٹرول کو بتایا گیا ہے۔

اسلام اور بدھ مت میں وجوہ اختلاف

[۱] اسلام توحید کا قائل ہے اور بدھ مت خدا کا ہی منکر ہے۔

[۲] اسلام عقیدۂ آخرت کا قائل ہے اور بدھ مت اس کا منکر ہے۔ بدھ مت دیگر ہندوستانی مذاہب کی طرح ''پنرجنم'' پر یقین رکھتا ہے۔

[۳] اسلام مورتی پوجا کا شدید مخالف ہے جب کہ بدھ مت میں ان کے مرنے کے چار پانچ صدی بعد ہی ایسا ہوا کہ ان کی نمائندگی ان کی مورتی سے ہونے لگی۔آج بودھوں کی

عقیدت مندانہ زندگی میں مورتی پوجا مرکزی مقام رکھتی ہے۔

[۴] اسلام میں اصل مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہے جب کہ بدھ مت میں ہر بدھ نروان کو اپنا ملجائے مقصود تصور کرتا ہے۔

[۵] بدھ مت رہبانیت کا قائل ہی نہیں ہے بلکہ رہبانیت کے بغیر بار جنم سے چھٹکارا ہی ممکن نہیں جب کہ اسلام میں رہبانیت حرام ہے۔ مشہور حدیث ہے: لا رھبانیة فی الاسلام ''اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔''

بدھ مت کی اشاعت اور اس کے اسباب

بدھ مت ایک دعوتی و تبلیغی مذہب ہے۔ بانی مذہب نے نروان کے حصول کے بعد اپنی بقیہ عمر بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں لگا دی۔ آپ کے انتقال کے بعد بدھ سنگھ کی کوششوں اور پھر راجہ اشوک کی سرپرستی میں یہ مذہب ہندوستان سے نکل کر لنکا، برما، تبت، افغانستان، منگولیا، چین، کمبوڈیا، تھائی لینڈ اور جاپان تک پھیل گیا۔ اس کی اشاعت کے اہم اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) بدھ اور ان کے چیلوں کی مخلصانہ تبلیغی کوششیں

گوتم بدھ اپنے نظریے اور مذہب کے پرچار کے لیے بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ آپ اپنے چیلوں کو یہ کہہ کر تبلیغ کے لیے روانہ کرتے تھے:

> ''اے بھکشو! جاؤ اور ایک بڑی تعداد کے فائدے کے لیے گھومتے پھرو، دنیا پر ترس کھاتے ہوئے اور دیوتاؤں اور انسانوں کی بھلائی کے لیے۔ تم میں سے کوئی دو بھی ایک راہ پر نہ جائیں۔ اے بھکشو! اس نظریہ اور عقیدہ کی تبلیغ کرو جو ابتدا، درمیان اور آخر میں اپنی روح اور الفاظ کے اعتبار سے یکساں جلیل القدر ہے۔ تقدس اور پاکیزگی کی ایک عملی زندگی کا اعلان کرو۔''

(۲) عوامی زبان کا استعمال

گوتم بدھ نے اس دور کی مخصوص مذہبی زبان سنسکرت کے بجائے (جو اس وقت متروک ہو چکی تھی) عوامی زبانوں میں اپنے مذہبی خیالات کا پرچار کیا، جس سے عوام سے براہ راست رابطہ قائم کرنے اور ان کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے۔

(۳) مساوات کا نظریہ

آپ کے عہد میں مذہبی تعلیم اور رہنمائی صرف برہمنوں کے لیے مخصوص تھی۔ چھتری اور ویش ذات کے لوگ بھی برہمنوں ہی کے توسط سے مذہب سے استفادہ کر سکتے تھے۔ شودروں، اچھوتوں اور عورتوں کے لیے مذہبی زندگی کے دروازے بالکل بند تھے۔ گوتم بدھ نے اپنے مذہب کی اعلیٰ تعلیمات اور روحانیت کے اعلیٰ ترین مدارج کے حصول کا دروازہ سب کے لیے کھلا رکھا۔

مذہبی معاملات میں مکمل مساوات کی وجہ سے روحانیت سے صدیوں سے محروم انسان غول درغول اس مذہب کو اختیار کرنے لگے۔

(۴) سرکاری سرپرستی

سرکاری سرپرستی کے حصول کے بعد بدھ مذہب ہندوستان اور قرب وجوار کے ممالک میں تیزی سے پھیل گیا۔

چھٹی صدی تک ہندوستان میں بدھ مذہب کا غلبہ رہا۔ ساتویں صدی کے آغاز میں ہندو مذہب اور بدھ مذہب میں باہمی آویزش شروع ہوئی جس کے نتیجے میں ۶۳۴ میں قنوج میں دونوں فرقوں کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس مناظرے میں برہمنوں کو بدھسٹوں پر غلبہ نصیب ہوا جس کے بعد بدھ مذہب روبہ زوال ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ ویدانت کے عظیم شارح شنکر آچاریہ (۷۸۸-۸۳۰م) نے ہندومت اور اس کے نظریات کو اتنے دلنشیں انداز میں توضیح وتشریح کی جس کے سامنے بدھ تعلیمات نہ ٹک سکیں اور دھیرے دھیرے ہندوستان سے بدھ مت مٹتا چلا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ''شنکر آچاریہ نے اپنی عقلی قوت وتدبیر سے وہ کام کر دکھایا جو اشوک کی حکومت کی قوت وطاقت بھی نہ کر سکی۔''

مزید مطالعہ کے لیے

اردو

۱- دنیا کے بڑے مذہب: عمادالحسن آزاد فاروقی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی

۲- مطالعہ مذاہب: ڈاکٹر محسن عثمانی، یونیورسل پیس فاؤنڈیشن، نئی دہلی

۳-سنسکرت کے چار ادھیائے: رام دھاری سنگھ دنکر (ہندی)

۴-سہ روزہ دعوت (ہندوستانی مذاہب نمبر)

۵-رسالہ گگن ممبئی (مذاہب نمبر)

عربی

۱-الملل والنحل (۲/جلدین)، محمدبن عبدالكريم الشهرستانى

۲-مقارنة الأديان (الديانات القديمة)محمدابوزهرة

۳-فى العقائدوالأديان،د.محمدجابر عبدالعال الحينى

۴-المجلةالعربية: مقال للدكتور محمد بن سعد الشويعر

۵-المدخل الى دراسة الاديان والمذاهب، للعميدعبدالرزاق اسود

۶-فصول في اديان الهند الكبرى:ضياء الرحمن الاعظمى

انگریزی

1-Encyclopedia Britannica, Vol. 3, p. 369 - 414 (Press 1979)

2- Conze, Edward, ed. Buddhist Texts Through the Ages. Oxford: Bruno Cassirer. 1953.

3- Gard, Richard A., ed. Buddhism. New York: George Braziller, 1961.

4- Humphreys, Christmas. Buddhism. New York: Penguin Books, 1951.

5- Snellgrove, D.L. Buddhist Himalaya. New York: Philosophical Library, 1957.

6- Suzuke, daisetz T. Zen and Japanese Buddhism. Tokyo: Charles E. Tuttle, 1958.

7- Watts, Alan. The Way of Zen. New York: Pantheon Books, 1957.

☆☆☆